REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر سالانہ ۵ روپے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم چہارشنبہ
۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۶ شہادۃ ۱۳۳۷ھش ۱۶ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان میں افراطِ زر کی روک تھام کیلئے سفارشات

اعلیٰ اختیارات کی مرکزی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مرتب کرلی

کراچی ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ اختیارات رکھنے والی کمیٹی نے ملک میں افراط زر کی روک تھام کے لئے اپنی سفارشات کو آخری شکل دے دی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ کمیٹی حال ہی میں قائم کی تھی۔ وہ اپنی جامع رپورٹ جلد ہی حکومت کو پیش کردے گی۔ خیال ہے کہ مرکزی کابینہ مستقبل قریب میں کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ اس کمیٹی کے صدر سٹیٹ بنک کے گورنر مسٹر عبدالقادر ہیں۔ حکومت نے اس سال کے اوائل میں یہ کمیٹی قائم کی تھی۔ کیونکہ افراط زر کے جو رجحانات گزشتہ دو سال سے نظر آرہے تھے۔ ان میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔ اور افراط زر کے انسداد کے لئے بعض مالی اقدامات ناکافی خیال کئے گئے تھے۔ وزارت خزانہ اور وزارت امور معاشی کے سکرٹری اس کمیٹی کے رکن ہیں۔ دریں اثناء کمیٹی کی سفارشات کو صیغہ راز میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے افراط زر کا انسداد کرنے کے لئے قلیل اور طویل مدت کی تجاویز پیش کی ہیں۔

امریکہ آنے کے لئے خروشیف کی آمادگی

نیویارک ۱۵ اپریل۔ امریکہ میں روسی سفیر نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر صدر آئزن ہاور دعوت بھیجیں۔ تو روس کے وزیراعظم مسٹر خروشیف واشنگٹن آنے کی دعوت منظور کرلیں گے۔

پاکستان طاقت کا جواب طاقت سے دے گا۔

دریائے سرما کے تنازعہ کے سلسلہ میں بھارت کو انتباہ

ڈھاکہ ۱۵ اپریل۔ سلہٹ سے کل شام تک جو اطلاعات ڈھاکہ میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق الٹی میٹم کی میعاد ختم ہو جانے کے باوجود دریائے سرما کے علاقہ میں متعین بھارتی فوجی دستوں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ تاہم بھارتی چوکیوں پر زبردست سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور بھارتی فوج نئے مورچے قائم کرنے میں مصروف رہی۔ صورت حال بدستور کشیدہ ہے۔ اس سے قبل حکومت پاکستان نے بھارتی حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ اگر بھارت نے دریائے سرما کے پاکستانی علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے طاقت استعمال کی تو پاکستان بھی اس کا جواب طاقت سے دے گا۔ یاد رہے کہ بھارتی صوبہ آسام میں ضلع کچھار کے ڈپٹی کمشنر نے مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ کے ڈپٹی کمشنر کو یہ الٹی میٹم دیا تھا کہ مشرقی پاکستان اور آسام کی سرحدوں پر دریائے سرما کے کنارے واقع پاکستانی علاقہ بھارت کے حوالے کردیا جائے۔ یہ بھی دھمکی دی گئی تھی کہ اگر پیر کو دوپہر تک پاکستان اس علاقے سے مکمل طور پر دستکش نہ ہوا تو بھارت اس علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے طاقت استعمال کرے گا۔ دریائے سرما اس علاقے میں مشرقی پاکستان اور آسام (باقی صفحہ ۸ پر)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت ہیگ واپس پہنچ گئے

ہیگ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن مطلع فرماتے ہیں۔ کہ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب معہ بیگم صاحبہ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۸ء کو ہیگ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حرمین شریفین کی زیارت اور عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ اور آپ کو پہلے سے بھی بڑھ کر اسلام کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۹۰۰ء سے پہلے کے صحابہ نمائندگان

مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ۱۹۰۰ء سے قبل کے ایسے صحابہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ صرف دیکھا ہو۔ بلکہ آپ کی صحبت بھی حاصل کی ہو۔ اور پھر استفادہ بھی کیا ہو۔ وہ سب صحابہ بطور حق کے نمائندہ ہوں گے۔ لہٰذا اس تعریف کے مطابق جو صحابہ کرام اس دفعہ مجلس شوریٰ میں تشریف لا سکتے ہوں۔ وہ اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کا ٹکٹ تیار رکھا جائے۔ اور ان کو ٹکٹ حاصل کرنے میں دیر نہ ہو

(سکرٹری مشاورت)

باورچی کی ضرورت

ایک تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے جو دیسی کھانے پکا سکتا ہو۔ اور انگریزی کھانے پکانے کا شوق رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی

درخواستیں بنام م۔ د۔ معرفت مینیجر اخبار الفضل

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل

صدق جدید لکھنؤ کا ایک مضمون

"صدق جدید" لکھنؤ کے ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء کے پرچہ میں صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کے ایک مضمون بعنوان "جماعت احمدی (قادیانی) اور جماعت اسلامی (مودودی)" کی قسط نمبر ۱ شائع ہوئی ہے۔ آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔

"۱۹ مارچ ۱۹۵۶ء کے "پیغام صلح" لاہور میں جناب یعقوب خان صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون یا جواب مضمون میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ علامہ اقبال کی قادیانیت سے بیزاری کا سبب احراری جماعت کی قادیانیت دشمن تحریک ہوئی اور یہ بیزاری ۱۹۳۵ء یا اس کے بعد کی چیز ہے۔ مجھے اپنے ذاتی علم کی بناء پر اس بیان کے یہ دونوں ٹکڑے غلط معلوم ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال سے ۱۹۳۳ء میں لاہور میں میری متعدد ملاقاتیں رہیں۔ اس زمانے میں ڈاکٹر صاحب قادیانیت کے شدید مخالف ہو چکے تھے۔ مجھے ان کی یہ مخالفت بالکل خلاف توقع محسوس ہوئی تھی۔ اس لئے کہ قادیانی تحریک سے مجھے خود ایسی ہی ہمدردی تھی۔ جیسی ہمدردی کسی زمانے میں خود ڈاکٹر صاحب کو رہ چکی تھی۔ ایک دن میں نے معترضانہ انداز میں ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا۔ کہ ان کی اس قادیانیت دشمنی کا سبب کیا ہے۔ میرے سوال میں چھپی ہوئی طنز کا ایک پہلو بھی تھا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے سوال میں ایک مفتی کی حیثیت دی تھی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کافی برافروختہ ہو کر کہا کہ ایک قادیانی دنیا کے جس حصے میں بھی ہو وہ برطانوی امپیریلزم کا بلا تنخواہ جاسوس ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مرحوم کا ۱۹۳۳ء کا کہا ہوا یہ فقرہ مجھے بالکل یاد ہے۔ میں نے جب ان کی جماعت کی مبلغانہ مساعی کی طرف مرحوم کی توجہ دلائی۔ تو یہاں بھی انہوں نے ایسا ہی ایک جملہ کہا جس کا ایک حصہ تو مجھے بالکل یاد ہے۔ انہوں نے اسلام کے بجائے عیسائیت کے "پیڈ مشنری ازم" کو رائج کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ مرحوم کے اس سارے استدلال کا مجھ پر اس وقت کوئی اثر نہ ہوا۔ پھر بھی ان کی ساری گفتگو کے نتیجہ میں یہ کہنا بالکل درست سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر مرحوم کا وحدت امت اسلامی کے متعلق جوں جوں نقطۂ نگاہ واضح ہوتا گیا۔ ان کی نگاہ میں قادیانی انداز کے فرقے گرتے چلے گئے۔ آخری وقت میں ان کے امام الزمان تو غالباً جمال الدین افغانی مرحوم رہ گئے تھے۔ اور اسی اعتبار سے قادیانی انداز کی تحریکیں انہیں امت اسلامیہ کی عالمگیری کو ختم کرنے والی محض تخریبی تحریکیں محسوس ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ مرزا غلام احمد کو امت سے دعاوی منوانے پر اس سے کہیں زیادہ اصرار تھا۔ کہ جتنا حقائق دین کو غیر مسلموں سے منوانے پر تھا۔ ان کا جوش اسلام کو منوانے سے کہیں زیادہ اپنے منوانے کے لئے ہوتا تھا۔"

(صدق جدید ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء)

اس پر فاضل مضمون نگار نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ علامہ اقبال مرحوم کے خیالات ۱۹۳۵ء جب احراری شورش زوروں پر تھی سے پہلے ہی احمدیت کے مخالف ہو چکے تھے۔ جہاں تک اصول کا تعلق ہے ہمیں فاضل مضمون نگار سے اختلاف کی ضرورت نہیں۔ ان اگر ان کے بیان کردہ واقعات کو سو فیصدی صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر بھی ان سے یہ تو ثابت ہو جاتا ہے کہ

(۱) ایک معتد بہ عرصہ تک علامہ موصوف احمدیت سے بے حد متاثر رہ چکے تھے۔ اور جو حوالے ان کے متعلق احمدی پیش کرتے ہیں وہ درست ہیں۔ ورنہ صاحب مضمون کو ان کی بات پر حیرت نہ ہوتی۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے۔

(۲) علامہ موصوف کی ذہنیت میں احمدیت کے متعلق میں جو تبدیلی ہوئی۔ اس کی بنیاد ان سیاسی رجحانات پر ہے۔ جو بعض اثرات مثلاً جمال الدین افغانی وغیرہ کے خیالات کی وجہ سے بعد میں ان کے ہوئے تھے۔ اس لئے جو کچھ بھی بعد میں انہوں نے احمدیوں یا احمدیت کے متعلق کہا یا لکھا۔ وہ خالص مذہبی نقطۂ نظر سے نہیں تھا۔ بلکہ سیاسی نقطہ نظر سے تھا۔

اس لحاظ سے اگر جناب یعقوب خان صاحب نے یہ کہا۔ کہ علامہ اقبال کی "قادیانیت" سے بیزاری کا سبب احراری جماعت کی "قادیانیت" دشمن تحریک ہوئی۔ اور یہ بیزاری ۱۹۳۵ء یا اس کے بعد کی چیز ہے۔" تو اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ علامہ موصوف نے اپنی بیزاری کا معین طور پر اظہار احراری شورش کے وقت کیا۔ جو ۱۹۳۵ء میں اپنی پوری جوانی پر تھی۔ یہ بات اس امر سے بھی تقویت پاتی ہے۔ کہ آپ نے احمدیت کے خلاف جو مشہور مضامین لکھے وہ احراری شورش کے وقت یا اس کے بعد کی پیداوار ہیں۔

علامہ موصوف نے بعد میں کھلم کھلا احمدیت کی مخالفت میں جو اپنے خیالات ظاہر کئے اگرچہ ہماری دانست میں وہ سراسر غلط ہیں۔ اور ان کے الزامات سراسر بے بنیاد ہیں تاہم اس وقت ہم ان کی صحت یا غلطی کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ ہم اس مختصر نوٹ میں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ بعض حلقے جو ہماری طرف سے پیش کردہ علامہ موصوف کے ان حوالوں سے سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ ان کا غصہ بلا وجہ ہے۔ اور جیسا کہ انہیں علامہ موصوف کے بعد کے مخالفانہ خیالات کے اظہار کا حق ہے۔ اسی طرح ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بھی آپ کے ان اقوال کو پیش کریں۔ جو وقتاً فوقتاً انہوں نے احمدیت کے حق میں فرمائے ہیں۔

علامہ موصوف کا یہ فقرہ جو فاضل مضمون نگار نے پیش کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ

"ایک قادیانی دنیا کے جس حصہ میں بھی ہو۔ وہ برطانوی امپیریلزم کا بلا تنخواہ جاسوس ہے۔"

ان کا اپنا ایجاد کردہ نہیں ہے۔ گو انداز بیان انہی کا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جھوٹا الزام شروع ہی سے معاندین احمدیت احمدیوں پر لگاتے آئے ہیں اور لطف یہ ہے۔ کہ نہ صرف دیگر معاندین ہی بلکہ خود علامہ اقبال مرحوم بھی احمدیت کو مٹانے کے لئے خود برطانیہ ہی سے درخواستیں بھی کرتے رہے ہیں۔ اگر علامہ کو یہ یقین ہوتا۔ کہ "احمدی" برطانیہ کے اپنے عزیز ہیں تو آپ برطانیہ ہی سے احمدیت کو مٹانے یا اس سے دیگر مسلمانوں سے علیحدہ سلوک کرنے کی کبھی درخواست نہ کرتے جیسا کہ انہوں نے اپنے مضامین میں کی ہے۔

الغرض اس بات کا کہ علامہ موصوف کے خیالات احمدیت کے خلاف ۱۹۳۳ء سے ہو گئے تھے یا ۱۹۳۵ء سے اس بات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کہ آپ ایک لمبے عرصہ تک احمدیت کے بڑے مداح رہ چکے تھے۔ اور جو تبدیلی آپ کے خیالات میں ہوئی۔ وہ خالص مذہبی نقطۂ نظر سے نہیں تھی۔ بلکہ اس سیاسی رجحان کی وجہ سے ہوئی۔ جو بعض مفکرین کے خیالات کے زیر اثر آپ کی ذہنیت میں پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے برخلاف اس تبدیلی سے پہلے انہوں نے احمدیت کے حق میں جو آراء وقتاً فوقتاً ظاہر فرمائیں۔ آپ کی اپنی تھیں۔ جو انہوں نے احمدیت سے براہ راست متاثر ہو کر ظاہر فرمائی تھیں۔ ان میں سے صرف ایک رائے جو ثابت شدہ اور واضح ہے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

"یہ فی الفور واضح ہو جائے گا۔ کہ مصنف نے ہیگل کی جدلیات کے بنیادی پہلو کو نمایاں طور پر اس سے بہت ہی پہلے بیان کر دیا ہے۔ اور کس طرح اسی کے نظریہ ([illegible]) پر زور دیا ہے۔ اور یہ نظریہ ایسا ہے۔ جو دقیق نگاہ اسلامی مفکرین کو ہمیشہ مرغوب رہا ہے۔ موجودہ زمانہ میں یہ نظریہ مرزا غلام احمد قادیانی نے از سر نو پیش کیا ہے۔ جو غالباً جدید ہندی مسلمانوں میں سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

(رسالہ انڈین اینٹی کویری جلد ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۳۷ انگریزی سے ترجمہ)

علامہ موصوف کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اپنی یہ آراء نیک نیتی سے اور احمدیت سے متاثر ہو کر ظاہر کی ہیں۔ اگر بعد میں بعض حالات کے زیر اثر آپ کی رائے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسئلہ شفاعت

(از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

اسی طرح حدیث نبوی سے پتہ لگتا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی بھی شفاعت نہ ہو گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مدد نہیں کریں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ:۔

تاتی بالابل علی صاحبها علی خیر ما کانت اذا هو لم یعط فیها حقها تطاه باخفافها وتاتی الغنم علی صاحبها علی خیر ما کانت اذ لم یعط فیها حقها تطاه باظلافها وتنطحه بقرونها قال ومن حقها ان تحلب علی الماء قال ولا یاتی احدکم یوم القیمة بشاة یحملها علی رقبته لها یعار فیقول یا محمد فاقول لا املك لك من الله شیئا قد بلغت ولا یاتی ببعیر یحمله علی رقبته له رغاء فیقول یا محمد فاقول لا املك لك من شیئا قد بلغت۔

(بخاری باب وجوب الزکوٰۃ)

یعنی قیامت کے دن اگر کسی شخص نے کسی اونٹ کی دنیا میں زکوٰۃ ادا نہ کی تھی تو وہ اونٹ اپنے مالک کی گردن پر سوار ہو گا۔ اور اس کو اپنے پیروں سے روندیگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی بکری کا حق ادا نہ کیا ہو گا تو بکری اس پر سوار ہو گی اور اپنے مالک کو کھروں سے کچلے گی اور اپنے سینگوں سے مارے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکری کا حق ادا کرنا یہ ہے کہ گھاٹ پر جب اسے دوہا جائے تو اس کا دودھ غرباء کو پلایا جائے ایسے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد کی درخواست کریں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں نے تو حکم الٰہی پہنچا دیا تھا۔

اسی طرح قرآن کریم سے بھی صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ دل میں بے ایمان ہوں۔ گویا انبیاء کا انکار کریں گے ان کے حق میں کسی شفاعت کی اجازت نہیں دیجائیگی کیونکہ انہیں کوئی نبی یا مومن یا فرشتہ اپنی طرف منسوب نہ کرے گا بلکہ ان لوگوں کی گواہی ایسے لوگوں کے خلاف ہو گی چنانچہ فرماتا ہے۔

ویوم نبعث من کل امة شهیدا ثم لا یؤذن للذین کفروا ولا هم یستعتبون۔

(نحل ع ۱۲)

یعنی اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر ایک قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کرینگے پھر اس وقت ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کا طریق اختیار کیا ہے (کسی شفاعت کی یا عذر خواہی کی یا تلافی کی) اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور نہ ہی اس کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور یہ بات قطعی اور اور یقینی ہے کہ شفاعت کرنے والا اسی کی شفاعت کرے گا جس کو وہ اپنا جوڑا سمجھتا ہو اور اپنی طرف منسوب کرتا ہو۔ کیونکہ شفع جوڑا بنانے کو کہتے ہیں۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑی وجہ جس سے عام مومن قیامت کے دن کاملین کی شفاعت کے مستحق ہوں گے وہ محبت ہے۔ مثلاً جو شخص دل میں صرف خدائے واحد کی محبت رکھتا تھا اور اسی کی پرستش کرتا تھا وہ باوجود اپنے بعض گناہوں کے اس امر کا مستحق سمجھا جائے گا کہ اسے مومنین کے ساتھ شامل کیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قلت یا رسول الله من اسعد الناس بشفاعتك یوم القیمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد ظننت یا ابا هریرة ان لا یسألنی عن هذا الحدیث احد اول منك لما رأیت من حرصك علی الحدیث اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمة من قال لا اله الا الله خالصا من قلبه او قلبه۔ (بخاری کتاب العلم)

یعنی قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سب سے بڑھ کر مستحق وہ ہو گا جو اپنے دل سے توحید کا قائل ہو اور صرف اور صرف خدا تعالےٰ کو ہی اپنے قلبی رجحانات کا مرکز بناتا ہو۔ اسی طرح سے وہ مومن جو خدا کے رسول سے محبت رکھیں گے وہ بھی اس امر کے مستحق ہوں گے کہ انہیں رسول کی شفاعت حاصل ہو چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

عن انس رضی الله عنه ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن الساعة فقال متی الساعة قال وماذا اعددت لها قال لا شیء الا انی احب الله ورسوله صلی الله علیه وسلم فقال انت مع من احببت۔ قال انس فما فرحنا بشیء فرحنا بقول النبی صلی الله علیه وسلم انت مع من احببت۔ قال انس فانا احب النبی صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر وارجو ان اکون معهم بحبی ایاهم وان لم اعمل بمثل اعمالهم۔

(بخاری۔ فضائل۔ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ اَور تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو انہی کے ساتھ ہو گا جن سے تونے محبت کی ہو گی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ ہمیں کسی امر پر اتنی خوشی نہیں ہوتی۔ جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر ہوئی کہ "تو ان کے ساتھ ہی ہو گا جن سے تو نے محبت کی ہو گی"۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں بھی اللہ، اس کے رسول اور ابوبکرؓ و عمرؓ سے محبت کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کی وجہ سے قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہی ہوں گا۔ اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہ کئے ہوں گے۔

اب یہ امر وضاحت طلب ہے کہ جب تمام انبیاء اور ملائکہ اور مومن شفاعت کریں گے تو پھر قیامت کے دن شفاعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کیوں مخصوص کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ:۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لکل نبی دعوة مستجابة یدعو بها وارید ان اختبی دعوتی شفاعة لامتی فی الآخرة۔

(بخاری۔ کتاب الدعوات)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک ایک خاص دُعا ہے جو خاص طور پر قبول کی جاتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی اس خاص دُعا کو اپنی اُمّت کے لئے آخرت میں شفاعت کے لئے رہنے دوں۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ شفاعت تو واقعی سب انبیاء اور ملائکہ اور کامل مومن کریں گے۔ لیکن ہر نبی نے اپنی خاص مستجاب دعا دنیا میں ہی مانگ لی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس دعا کو اپنی امت کے لئے قیامت کی شفاعت کے لئے ریزرو رکھا ہے۔ تا آپ کی شفاعت کے اثرات وسیع سے وسیع تر ہوں۔

پس یہ حدیث اس امر کو ظاہر نہیں کرتی کہ اَور لوگ شفاعت نہیں کریں گے ہاں اس امر کو ضرور ثابت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر رحمت تھے اور رحم مجسم تھے۔ اور آپ کی شفقت اور رحمت علی الخلق کا مقابلہ دوسرے بھی نہیں کر سکتے۔

اللّٰهم صل وسلم وبارك علی محمد وعلی آل محمد انك حمید مجید۔ (باقی)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کیلئے

درخواستِ دُعا

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ علاج باقاعدگی سے جاری ہے۔ ڈاکٹری مشورہ ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اب طبیعت قدرے سنبھل گئی ہے لیکن سب کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں لیکن خطوط کا جواب دینے سے معذور ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین ایم۔ اے)

رمضان کا آخری عشرہ اور احباب جماعت

موجودہ ایام میں ہماری دعاؤں کا نقطۂ مرکزی کیا ہونا چاہیئے؟

از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب مرضا دجوہ

جس طرح ماہ رمضان کو دوسرے مہینوں پر فضیلت ہے اسی طرح وہ رمضان جو کسی موعود انسان کے زمانہ میں آتا ہے کیفیت و کمیت کے لحاظ سے ایسی برکات اپنے اندر رکھتا ہے کہ دوسرے زمانوں کے کسی رمضان کو ان سے کوئی نسبت ہی نہیں خدا تعالیٰ کے مامور کا زمانہ تو سارا ہی ایک رنگ میں لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کی بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان عام ہوتا ہے کہ

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

اس زمانہ میں صرف احمدی جماعت ہی وہ خوش بخت قوم ہے کہ جسے تیرہ سو سال بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر [illegible] آپ کے موعود فرزند حضرت مصلح موعود کا مبارک زمانہ نصیب ہونے کی وجہ سے نصف صدی سے زائد عرصہ سے ہر سال خاص رمضان کا مبارک مہینہ میسر آتا ہے اور ہر سال اس سنہری موقعہ سے ایک احمدی فائدہ اٹھا سکتا ہے ؎

اک زماں کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

اس رمضان میں جہاں ہم اپنی انفرادی حیثیت میں بشریت کے تقاضوں کے ماتحت اور اپنے ذاتی حالات کے ماتحت اسباب کے حاجتمند ہیں کہ ہم اپنے ذاتی مقاصد و حاجات اور اپنی تمناؤں کی باریابی کیلئے سوز و گداز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور التجائیں کریں وہاں اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے [illegible] ہمیں خصوصیت کے ساتھ اپنی دعاؤں کا ایک نقطہ مرکزی ٹھہرا لینا چاہیئے کہ جس کے گرد ہماری ساری دعائیں چکر لگا رہی ہوں۔ اور وہ نقطہ مرکزی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود باجود ہونا چاہیئے ہماری وصل اور بڑی دعا ہمارے محبوب و تندرستی آقا کی صحت کے لئے ہونی چاہیئے کہ جس کے ساتھ اس زمانہ میں اسلام کی آخری فتح اور غلبہ وابستہ ہے۔ ہماری اپنی ذات کے لئے جو دعائیں ہیں وہ انفرادی حیثیت کی وجہ سے ضمنی چیزیں ہی ہو سکتی ہیں اور وہ بھی [illegible] بالا نقطہ مرکزی کے ماتحت ہونے کی ہی حالت میں شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں ہر سچا احمدی اس حقیقت سے خوب واقف ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ہماری دعائیں جو قبول ہوتی ہیں۔ وہ بھی درحقیقت سیدنا حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی کے ساتھ وابستگی کے ہی طفیل قبولیت کا مقام حاصل کرتی ہیں۔ ہمارا ایمان اور یقین ہے اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود کے احسانات اور ان کی شفقت و ہمدردی کا دامن ساری نسل آدم پر حاوی ہے۔ اس کے اندر ساری نسل انسانی کے لئے ہمدردی و شفقت اور فلاح و بہبود کے جذبات موجزن رہتے ہیں . . . . . .

. . . .

. . . .

اس عالی ہمت سالار اسلام نے اپنا بچپن اپنا شباب سارے کا سارا اسلام

ربوہ

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے

مندرجہ ذیل اشعار جناب احسان دانش کے تاثرات کے پیش نظر کہے گئے۔

عبدالسلام اختر

مرے دوست تیری قلمکاریوں کا حقیقت کی جانب اشارا نہیں ہے
مگر جنبشِ لب کی مجھ کو اجازت کہ اب ضبط کا دل کو یارا نہیں ہے

اگر دل خُدا دے۔ تو دُنیا کے خدشات و حالات و آفات کا غم نہیں ہے
گلوں کی خموشی چمن کی نظر میں۔ ستاروں کی جھنکار سے کم نہیں ہے

حقیقت یہ ہے دس برس ہونے آئے فضاؤں کو ہم نے پکارا ہُوا ہے
یہاں کی نوکیلی چٹانوں کو اکثر ہماری جبیں نے سنوارا ہُوا ہے

بجا ہے یہاں کا ہر اک تُند جھونکا خرد کو شعورِ جنوں دے رہا ہے
حقیقت میں شہری غلاظت کے بدلے نگاہوں کو درسِ سکوں دے رہا ہے

یہاں پنجوقتہ نمازیں دعائیں یہاں شش جہت سجدۂ عاشقانہ
وہ آغازِ شب جذبۂ دل کی رقّت۔ وہ پچھلے پہر بے کلی کا ترانہ

تو مٹّی میں تاثیر کم دیکھتا ہے۔ میں اِن پتھروں کو بھی نم دیکھتا ہوں
نگاہِ محبت دکھاتی ہے سب کچھ خیاباں خیاباں اِرم دیکھتا ہوں

مرے دوست جو مالک بحر و بر ہے۔ وہی عشق کی آبرو جانتا ہے
کبھی پھول اگائے گی کیا یہ مٹّی نہ میں جانتا ہوں نہ تو جانتا ہے

اور سید و امام حضرت رسول عربی کی عظمت رفتہ کو واپس لانے اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے چپے چپے پر لہرانے کے لئے اور انسانیت کی خدمت ہاں مظلوم و مقہور انسانیت کی فریاد رسی کے لئے وقف کر دیا، اور اپنا سب کچھ عدیم المثال قربانی کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اتنے بڑے کام کے لئے اس نے اس قدر جان توڑ صعوبت و محنت برداشت کی کہ گویا اپنی جان کی بازی لگا دی اور ساری مخالف دنیا سے ٹکر لے لی۔ اس کی لگاتار مسلسل کاوشوں کی وجہ سے ہی جو اس نے ابتدائے شباب سے ہی نہیں بلکہ درا صل سن شعور کے زمانہ سے اپنے اوپر بلند مقصد کے لئے وارد کر لیں۔ اسی وجہ سے اس پر قبل از وقت بڑھاپا آ گیا لیکن عجیب بات ہے کہ باوجود اس قسم کے غیر طبعی ضعف و اضمحلال کے اس کا جسم بظاہر کمزور نظر آنے کے ہمارا یہ جوان ہمت آقا آج بھی ارادے اور عزم کا بے مثال پیکر ہے۔

یہ ہمارے آقا کی ہی قوت قدسی اور تعلیم و تربیت کا ہی اثر ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر صرف ربوہ ہی وہ نو آباد قریہ ہے کہ جس میں یہ عجیب روح پرور ایمان افروز نظارہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں نظر آتا ہے کہ نو تعلیم یافتہ علماء کرام کی زبان فیض ترجمان سے قرآن کریم کے صاف سلیس بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ نئے نئے اچھوتے اور لطیف نکات کے لعل ہیرے اور جواہرات بکھیرے جاتے ہیں۔ سادہ و عام فہم اور عجیب دلکش انداز میں علوم جدید و قدیم سے آراستہ علماء کی زبان سے قرآن کریم کے حقائق اس طرز پر بیان ہوتے ہیں کہ آج قرآن شریف صرف اسی جماعت کے بیشتر حصہ کی زندگیوں پر اثر انداز ہو رہا ہے اور اس کا دستور العمل بن چکا ہے کہ ان علماء میں ہمارے آقا کے نو تعلیم یافتہ نوجوان فرزند بھی شامل ہیں۔ . . . .

. . . .

. . . . قرآن کریم کے معانی و مطالب سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے لوگ دور دور کے محلوں سے جوق در جوق پروانہ وار دوڑے چلے آتے ہیں اور پھیلی رات کو نماز تراویح میں سادہ قرآن کریم سے لطف اندوز ہونے کے لئے پروانہ وار بھاگے چلے آتے ہیں۔ ان دونوں وقتوں میں چھوٹے چھوٹے بچے تک بھی سینکڑوں کی تعداد میں شمولیت کرتے ہیں۔ کہیں مستورات بھی محلہ محلہ میں عورتوں کے درس کا الگ انتظام ہے جہاں مستورات مقررہ اوقات میں شامل ہوتی ہیں۔ گویا اس سرزمین مقدس میں جگہ بہ جگہ درس قرآن کریم کے ذریعہ یہ عرفان کے خم کے خم لنڈھائے جا رہے ہیں اور آسمانی مے کے جام کے جام پلائے جا رہے ہیں جس سے سارا مجمع ہی سرور و مخمور ہو رہا ہے۔ گویا ربوہ کے ہر موڑ سے ہر کوچہ و بازار سے یہ کیف آور نوا آ رہی ہے ؎

اگر اسلام بر روئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

یہ سب کچھ حضرت مصلح موعود کے انفاس قدسیہ کے روحانی اثرات و برکات کا ہی نتیجہ ہے۔ ان امور سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان قبولیت و برکت کے ایام میں ہماری پرسوز اور پر زور دعاؤں کا اصل مستحق کون سا وجود ہے۔ ایسے وجود کے لئے دعا درحقیقت خدا تعالیٰ کے سارے بندوں اور ساری مخلوق کے لئے ہے اور خود اپنے لئے بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری ذریت کے لئے بھی۔ مجاہدین ملت و پاک جماعت کے لئے دعا درحقیقت سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا میں بھی آ جاتی ہے اور یہ دعا اپنے اندر جامعیت کا رنگ رکھتی ہے۔

آخری عشرہ

حدیث شریف میں آیا ہے:-

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمربستہ ہو جاتے شب بیداری فرماتے۔ اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔

خدام! اس حدیث کے ترازو میں اپنے اعمال کا موازنہ کریں۔ کیا آپ بھی آخری عشرہ میں عبادت پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔

مہتمم تربیت و اصلاح
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اذکرو امواتکم

میاں لال دین صاحب مرحوم

میاں لال دین صاحب مرحوم ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوئے . . . . اور ۱۳ فروری ۱۹۵۸ء کو رحلت فرما گئے اور ربوہ میں دفن ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جس وقت آپ کے دل میں احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ آپ کی عمر تقریباً ۲۵ سال کی تھی۔ اسی وقت اسی جذبہ کے تحت قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ طویل سفر طے کر کے بٹالہ پہنچے تو آپ کو چند غیر احمدی مولوی ملے۔ انہوں نے آپ کو قادیان جانے سے روک دیا اور آپ وہیں سے واپس ہو گئے لیکن اس کے بعد آپ کے دل میں پھر قادیان جانے کا شوق پیدا ہوا اور آپ دوبارہ قادیان روانہ ہوئے لیکن افسوس کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام رحلت فرما چکے تھے اور آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ بہت افسوس کیا کرتے تھے کہ مولویوں نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے محروم رکھا۔

بیعت کے بعد آپ جس علاقہ میں بھی گئے وہاں تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ آپ جس جگہ بھی گئے وہاں تبلیغ ضرور کی اور ہر رنگ میں تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر بہت بھروسہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت اولاد دی ۲۵ کے قریب آپ کے نواسے اور پوتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں آپ سیالکوٹ موضع گنہ کلاں میں مقیم تھے بالکل تنہا تھے۔ اور وہاں فسادات میں آپ اپنے مکان میں ہی رہے۔ آپ کے گھر پر بہت سے مخالفین کے جتھے آئے تھے مگر کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہ کر سکا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بیٹا عطا کیا ہے کہ وہ بھی بہت مخلص ہے یعنی جمعدار غلام رسول صاحب جو کہ آج کل کویت میں ہیں۔ مرحوم کی وصیت کا جھگڑا تھا۔ اس لئے آپ بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے۔ جب جمعدار صاحب کویت سے رخصت پر آئے تو آپ نے اپنی دو ماہ کی رخصت میں اس جھگڑے کو چکایا اور اپنے والد صاحب کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کی اولاد کو اپنے ماں باپ کی ایسی ہی خدمت کرنے کا موقع دے۔ آمین۔

جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کو کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں تھی۔ گھر والوں کو تسلی دیتے رہتے اور کہتے جاتے تھے کہ گھبراؤ نہیں۔

آپ نے چار شادیاں کی تھیں تیسری بیوی سے دو بچے ہیں ایک جمعدار صاحب اور دوسری ان کی ہمشیرہ۔ آخری بیوی سے تین چھوٹے بچے ہیں جو کہ جمعدار غلام رسول صاحب کے پاس ہی رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خادم دین بنائے۔ آمین۔

ولی محمد احمدی گنج مغلپورہ۔ لاہور

قائدین مجالس اضلاع اور علاقائی کی خدمت میں ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چندہ مجلس کے لحاظ سے اس سال بھی ہمارا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ مگر میری خواہش ہے کہ اس سلسلہ میں ہم نمایاں اور غیر معمولی ترقی کریں۔ لہذا اس مقصد کے حصول کے لئے آپ سب سے گہرے تعاون کی درخواست کرتا ہوں تا یہ سال گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں غیر معمولی طور پر کامیاب مالی سال ثابت ہو۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

محترم شیخ فضل الرحمٰن صاحب بوجہ درد گردہ کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں اور انہیں لاہور بغرض علاج لے جایا گیا ہے۔ احباب کرام رمضان المبارک کے ایام میں ان کی کامل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

شیخ نذیر احمد ناصر ایس ڈی او انچارج اے. ٹی. ایل. انجینئر سرگودھا

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

---

۱۰ تاریخ تک ہر مجلس کی طرف سے ماہانہ رپورٹ آنی ضروری ہے تا مرکز کو آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حساب کو غلط قرار دینے کے لئے معین ثبوت ہونا چاہیئے

موصی احباب توجہ فرمائیں

بعض موصی احباب کو جب اُن کا سالانہ حساب بھیجا جاتا ہے تو وہ اپنے ذمہ بقایا یا اپنے فاضل کی رقم دیکھ کر صرف اتنا لکھ دیتے ہیں کہ یہ حساب غلط ہے اور ہم اس حساب پر مطمئن نہیں ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں اطلاع ہو کہ صرف اتنا لکھ دینے سے ان کے حساب میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ دفتر کی طرف سے ان کو سالانہ وصول ہونے والی رقوم فارم پر درج کر کے حساب بھیجا جاتا ہے۔ (مثلاً مئی میں ان کی طرف سے اتنی رقم وصول ہوئی۔ جون میں اتنی۔ جولائی میں اتنی وعلیٰ ہذا القیاس) اب جب تک وہ صراحت سے نہ لکھیں کہ فلاں مہینہ کی رقم حسابی فارم پر ان کی مرسلہ رقوم سے کم یا زیادہ درج ہے یا مطلق درج ہی نہیں ان کا حساب درست کرنا دفتر کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اوّل تو احباب کو دفتر کے ساتھ اپنا حساب درست رکھنے کے لئے اس طرح تعاون کرنا چاہیئے کہ جس رقم کے متعلق انہیں شکایت ہو کہ وہ دفتر کے مرسلہ حساب میں کم یا زیادہ درج ہے یا مطلق ہی درج نہیں اس کے لئے اپنے سیکرٹری مال سے پوچھ کر اطلاع دیں کہ وہ رقم سیکرٹری مال نے کس تاریخ کو اور کس کوپن کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی ہے۔ لیکن اگر وہ اتنی تکلیف گوارا نہیں فرما سکتے تو کم سے کم اتنا تو کیا کریں کہ مقامی رسید کا نمبر اور تاریخ بھی دیدیا کریں۔ جو سیکرٹری مال کو رقم دیکر انہوں نے حاصل کی ہو۔ تاکہ دفتر پھر سیکرٹری مال سے دریافت کر سکے۔

غلطی اور فروگذاشت کا ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی کوئی رقم ابھی سیکرٹری مال کے پاس ہی پڑی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ رقم سیکرٹری مال نے تو بھیج دی ہو لیکن دفتر خزانہ میں اس کی تفصیل نہ آئی ہو۔ اور اگر تفصیل آ گئی ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع نہ ملی ہو۔ اور اگر اطلاع مل گئی ہو تو نظر انداز ہو گئی ہو۔ یا کم و بیش درج ہو گئی ہو۔ پس غلطی اور فروگذاشت کا ہو جانا بعید نہیں اور کسی مرحلہ پر بھی ہو سکتی ہے اس لئے حساب کے متعلق شکایت کرتے وقت احباب اس ضروری گذارش کو مدنظر رکھا کریں جو مندرجہ بالا سطور میں کی گئی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد ادریس رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے وہ عزیز نومولود کے باعمر۔ نیک بخت وصالح ہونے کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔

رانا محمد یوسف

اے۔ آر۔ پی سٹاف آفیسر۔ لاہور چھاؤنی

فطرانہ و عید فنڈ

فطرانہ وہ صدقہ ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کیا جاتا ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ابتدائے ماہِ رمضان میں ہی یہ صدقہ جمع کر کے غرباء میں بانٹ دیا جاوے۔ تا وہ بھی عید کے لئے تیاری کر سکیں ہر مسلمان مرد۔ عورت اور بچہ پر یہ صدقہ فرض ہے۔ خواہ نوزائیدہ بچہ ہی ہو۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ نصف شرح پر ادا کر سکتا ہے فطرانہ کی پوری شرح ایک صاع غلہ یعنی پونے تین سیر گندم یا اس کی قیمت ہے۔ آج کل مختلف مقامات پر گندم کی شرح بارہ سے چودہ روپے فی من تک ہے اس لحاظ سے فطرانہ کی شرح چودہ آنے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ لیکن مقامی جماعتوں کو اختیار ہے کہ اپنے ہاں گندم کی قیمت کے لحاظ سے اس شرح میں کمی بیشی کر لیں۔ مقامی جماعتوں کو یہ بھی اختیار ہے کہ فطرانہ کی رقم حسب ضرورت اپنے ہاں کے غرباء میں تقسیم کر دیں لیکن جو رقم بچ رہے اسے مرکز میں بھیج دیا جاوے۔ اس رقم کو کسی دوسرے مصرف میں لانا جائز نہیں اور نہ ہی اس امر کی اجازت ہے کہ باقیماندہ رقم آئندہ خرچ کرنے کے لئے کوئی جماعت اپنے پاس محفوظ رکھ لے جو رقم عید سے پہلے تقسیم ہونے سے بچ جاوے۔ وہ لازمی طور پر یہاں بھیجی جاوے۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے جس کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی میں دین اسلام کو بھی شامل کر لیا جاوے۔ کیونکہ آج دین اسلام سے زیادہ محتاج اور بے کس کوئی نہیں۔ پس احمدی احباب جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ ان کو یہ گوارا نہیں ہونا چاہیئے کہ آج جب کہ دین اسلام انتہائی غربت کی حالت میں ہے۔ وہ قومی تہواروں پر زیادہ خرچ کریں۔ احمدیوں کی حقیقی عید دین اسلام کی کامیابی اور برتری ہے پس عید کے مبارک موقع پر بھی اسلام کی خدمت کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور ہر خاندان عید کی خوشی میں جتنا خرچ کرنا مناسب سمجھتا ہو اس کا نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں دیا جاوے۔ پچھلے سالوں میں عید فنڈ کی وصولی میں بہت غفلت اور کوتاہی ہوتی رہی ہے۔ اس لئے میں تمام عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مرتبہ عید فنڈ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے کریں۔ اور عید سے پہلے اس فنڈ کی ادائیگی کے لئے اپنی اپنی جماعتوں میں مناسب رنگ میں اور مناسب موقعوں پر تحریک کرتے رہیں۔ عید فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ والسلام

۵۸/۳/۲۶ عبدالحق رامہ ناظر بیت المال۔ ربوہ

رمضان مبارک کا آخری عشرہ

اور

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

ہماری سو فیصدی کامیابی کا انحصار اس پر ہے۔ کہ ہم جملہ خدام پورے انہماک کے ساتھ خدام الاحمدیہ کو کامیاب کرنے کی طرف توجہ دیں اور پھر اس سلسلہ میں اپنی حقیر کوششوں کو نتیجہ خیز ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ اس مقصد کے لئے رمضان مبارک کا آخری عشرہ نہایت موزوں ہے۔ جملہ احباب اس عرصہ میں تسلسل اور درد کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے خدام الاحمدیہ کے موجودہ سال کو گذشتہ دو سال سے بھی زیادہ کامیاب مالی سال ثابت فرمائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مغربی پاکستان کو ٹڈی دَل کی زبردست یلغار کا خطرہ

حکومت موجودہ صورت حال کو ہنگامی تصور کرتی ہے

کراچی ۱۴ اپریل مرکزی وزارت خوراک و زراعت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان پر مغرب کی طرف سے ٹڈی دلوں کی زبردست یلغار کا خطرہ ہے اور حکومت اس مصیبت کے مقابلے کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

ترجمان نے مزید کہا کہ حکومت موجودہ صورت حال کو ایک ایسی ہنگامی صورت حال سمجھتی ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے قومی پیمانے پر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ترجمان نے کہا تازہ ترین اطلاعات کے مطابق تمام جنوبی ایران پر اس وقت ٹڈیوں کے زبردست حملے ہو رہے ہیں اور تین چار ٹڈی دَل کو ئٹہ اور قلات ڈویژنوں میں دیکھے جا چکے ہیں جہاں ٹڈیوں کی پرورش کے لئے موسمی حالات بڑے سازگار ہیں

ترجمان نے بتایا کہ حال ہی میں مشرقی وسطیٰ اور افریقہ کے بیشتر ممالک میں ٹڈیوں نے وسیع پیمانے پر انڈے بچے دیے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس موسم بہار میں افریقہ کے متعدد ملکوں سعودی عرب شام اور عمان وغیرہ پر ٹڈی دلوں نے زبردست حملے کئے اب ان کی زد سے ترکیہ ایران اور پاکستان بھی محفوظ نہیں رہے ہیں

ترجمان نے کہا کہ پاکستان ۱۹۵۲ء سے اب تک ٹڈیوں کے حملہ سے محفوظ رہا ہے اور اس کی وجہ پودوں کے تحفظ کے محکمہ کا وہ پروگرام تھا جو ٹڈیوں کے جائزے اور ان پر قابو پانے کے لئے شروع کیا گیا تھا جس پر بڑی کامیابی سے عمل کیا گیا

ترجمان نے مزید کہا ٹڈیاں فصلوں اور باغوں کی خوفناک دشمن ہوتی ہیں اور پاکستان اپنی موجودہ غذائی قلت کے پیش نظر ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی فصلوں کو ٹڈیوں سے نقصان پہنچے فصلوں کا نقصان صرف کاشتکاروں کا نقصان نہیں بلکہ ساری قوم کا نقصان ہوتا ہے اگر ایک بھی ٹڈی دل کو پاکستان میں اگر انڈے بچے دینے کی اجازت دے دی گئی تو ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر اس سے پانچ سو ٹڈی دل پیدا ہو جائیں گے اس لئے پاکستان کو بچانے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ انہیں جتنی جلد ہو سکے ہلاک کر دیا جائے۔

ترجمان نے بتایا کہ حکومت پاکستان ٹڈیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور جن علاقوں کے متعلق شبہ ہے کہ وہاں ٹڈیوں نے انڈے بچے دیئے ہیں وہاں ضروری سامان اور عملہ پوری تیزی کے ساتھ بھیجا جا رہا ہے لیکن اس مصیبت پر تنہا قابو پانا حکومت کے بس کی بات نہیں عوام کو بھی اس سلسلہ میں پوری طرح تعاون کرنا چاہئیے اور ٹڈیوں کی موجودگی یا ان کے انڈے بچے دینے کی اطلاع فوری طور پر حکومت کو بہم پہنچانی چاہئیے

نیٹو کے وزرائے دفاع کی کانفرنس

پیرس ۱۴ اپریل منگل سے پیرس میں تنظیم معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) کے وزرائے دفاع کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے جس میں دوسرے اہم امور کے علاوہ مغربی یورپ کے ملکوں کو درمیانے مار والے امریکی میزائل فراہم کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا

سوا تین لاکھ روپے کا سامان بھارت کو سمگل کرنے کی کوشش

فوجی حکام نے اٹھاون سمگلر گرفتار کر لئے

ڈھاکہ ۱۴ اپریل فوجی حکام نے مشرقی پاکستان میں سمگلنگ کی روک تھام کی مہم کے تحت بارہ اپریل تک ختم ہونے والے ہفتہ میں سوا تین لاکھ روپے کے سامان پر قبضہ کر لیا۔ یہ سامان بھارت کو سمگل کیا جا رہا تھا۔ نیز اثنا اٹھاون سمگلر گرفتار کئے گئے

مشرقی پاکستان میں سمگلنگ کی روک تھام کی ذمہ داری فوج کے سپرد کرنے کے باوجود سمگلنگ کا کاروبار ابھی بند نہیں ہوا اور سمگلر بدستور اپنی خلاف معاشرہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جی ہیڈ کوارٹرز کے ایک اعلان کے مطابق گذشتہ ہفتہ فوج نے مختلف حصوں سے ایک لاکھ اکسٹھ ہزار کی مالیت کے دو ہزار من چاول پر قبضہ کیا دریں اثنا سونے کے ناجائز کاروبار کی روک تھام کی مہم بھی بدستور جاری ہے اور گذشتہ ہفتے فوج نے سمگلروں کے قبضہ سے سولہ ہزار کی مالیت کا سونا اور ۴۲ ہزار روپے کی دوسری اشیا قبضہ کیا یہ تمام اشیا بھارت کو سمگل کی جا رہی تھیں

گذشتہ ہفتے فوج نے ۸۰ سمگلروں کو گرفتار کیا اور تیرہ افراد کو بلا پاسپورٹ پاکستان میں آنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا

دوست ممالک کو ایٹمی سامان دینے کی تجویز

واشنگٹن ۱۴ اپریل۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس آئندہ جمعرات کو کانگریس کی مشترکہ ایٹمی توانائی کمیٹی کے سامنے یہ تجویز پیش کریں گے کہ دوست ممالک کے ساتھ ایٹمی اور فوجی معلومات اور سامان کے تبادلے کو بڑھانے کے لئے ایٹمی توانائی کے قانون میں ترمیم کر دی جائے۔

تعاون کے سمجھوتوں کی سب کمیٹی کے صدر مسٹر جان پاسٹور نے بتایا ہے کہ مسٹر ڈلس بیان دینے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ ایٹمی توانائی کمیشن کے ایک سابق رکن مسٹر ٹامس مرے بھی اسی روز بیان دیں گے

ایٹمی توانائی قانون کی مجوزہ ترمیم میں اس امر کی اجازت بھی شامل ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کا تبادلہ کیا جائے اور دوسری قوموں کو ایٹمی ہتھیاروں میں استعمال ہونے والے سامان اور معلومات کی فراہمی کا بندوبست کیا جائے۔ اس قسم کے تبادلوں کی سفارش پچھلے دنوں کمیشن کے صدر مسٹر لیوس سٹراس نے کی تھی۔

آبپاشی کیلئے ایٹمی توانائی کا استعمال

واشنگٹن ۱۴ اپریل۔ امریکی ممتاز ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ کے صدر ڈیوڈ جیمز کلین نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ صنعتوں اور مکانات کی تعمیر کے لئے ایٹمی توانائی کے استعمال میں اضافہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے جنوب مغربی حصہ میں بنجر اور ویران علاقہ کو آباد کیا جا سکے گا۔

انہوں نے کہا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب سمندری پانی کو تازہ پانی میں منتقل کر کے آبپاشی کے لئے نلوں کے ذریعے ریگستانوں تک پہنچایا جا سکے گا۔

سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۵۲۵ وظائف

واشنگٹن ۱۴ اپریل۔ امریکہ کی قومی سائنس فونڈیشن نے ہونہار طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے طبیعی سائنس اور متعلقہ مضامین میں ۵۲۵ وظائف کا اعلان کیا ہے۔ ان میں ۳۲۸ وظائف پوسٹ گریجویٹ طلباء کو ۱۰۰ ڈاکٹری کے طلباء کو اور ۹۷ انڈر گریجویٹ طلباء کو دیے جائیں گے۔ فونڈیشن کے حکام نے بتایا ہے کہ گریجویٹ وظائف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سائنس ریاضیات اور انجینئرنگ کی تعلیم بہتر بنانے کے مقصد سے دیے جا رہے ہیں۔ وظیفہ حاصل کرنے والے بہت سے طلباء بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کریں گے۔

بہتر تجاویز پیش کرنے پر

۳۴ لاکھ ڈالر

راچسٹر (نیویارک) ۱۴ اپریل یہاں کی ایک نجی کمپنی کے ملازمین کو کمپنی کے کاروبار کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کرنے کے صلہ میں کمپنی کی جانب سے ۱۸۹۸ء سے جبکہ تجاویز کا طریقہ شروع کیا گیا تھا اب تک ۳۳ لاکھ ۹۶ ہزار ۳۹۱ ڈالر بطور انعام دیئے جا چکے ہیں۔ اسی ہفتہ اس سسٹم کی ۶۰ ویں سالگرہ کے موقع پر کمپنی کے حکام نے اعلان کیا ہے کہ اس مدت میں کمپنی کے ملازمین کی جانب سے کل چھ لاکھ ۱۷ ہزار ۷۴۷ تجاویز پیش کی گئیں اور ان میں سے سات ہزار (۲۰۱) [illegible] (۲۰۱۶، ۹۸) تجاویز پر عمل کیا گیا۔

لیڈر (بقیہ صفحہ اوّل)

تبدیل ہوگئی تو اس سے ہمیں تعرض نہیں۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ آپ ایک عرصہ تک احمدیت سے متأثر رہ چکے ہیں۔

احمدیت اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے کامیاب ہو رہی ہے۔ کسی فرد کی اس کے متعلق کیا رائے ہے اس سے اس کی ذاتی خوبیوں میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا یہ بھی احمدیت کی ذاتی خوبی ہے کہ علامہ موصوف جیسی شخصیت بھی کسی وقت اس سے متأثر رہ چکی ہے۔ جو حوالہ ہم نے اوپر نقل کیا ہے ۱۹۱۱ء کا ہے۔ اس رائے کے اظہار کے وقت آپ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ آپ کی یہ رائے پختگی شعور کے وقت کی رائے ہے۔

باقی رہی سیاست تو حق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اصولاً سیاست سے الگ رہتی ہے اس کی وجوہات ہیں جو خالص اشاعت اسلام سے تعلق رکھتی ہیں یہاں ان کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اسلامی اقوام کے تعلق میں ہمارا کوئی سیاسی تصور نہیں۔ جہاں ہم دنیا کے کناروں تک اسلام کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں وہاں ہم دنیا میں امت مسلمہ اور اسلامی ممالک کے سیاسی وقار کو بڑھانے میں بھی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ ہمارا طریق کار بظاہر مسلمہ اسلامی سیاسی مفکرین کے طریق کار سے بالکل مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے جو لوگ صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کی طرح اس حقیقت کو سمجھے بغیر ہی جماعت احمدیہ پر الزام تراشی کرتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے اس مضمون میں لکھا ہے وہ حق بجانب نہیں ہیں اس کے متعلق ہم آئندہ صحبت میں کچھ مزید عرض کریں گے۔ (باقی)

درخواست دعا خاکسار کا بڑا بھائی رحمت اللہ اور تین اور رشتہ دار ایک مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان چاروں کو بری فرمائے۔ آمین۔ (عنایت اللہ بشیر چک منگلا)

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

راولپنڈی ڈویژن میں حلقہ نمبر ایک کے مندرجہ ذیل سیکشنوں:۔
لنڈی کوتل۔ پشاور چھاؤنی، پشاور چھاؤنی ــ مندرا (مندرا شامل نہیں)، نوشہرہ ــ درگئی، مردان ــ چارسدہ، ٹیکسلا ــ حویلیاں، راولپنڈی ــ کوہاٹ چھاؤنی، کوہاٹ چھاؤنی ــ تھل، کیمبل پور ــ بسال،
مختلف ریلوے سٹیشنوں پر سامان لدوائی، اتروائی اور نقل و حمل سامان وغیرہ کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں جن میں تمام شرائط و تفاصیل کام و معاہدہ وغیرہ درج ہیں۔ یہ ٹنڈر میرے دفتر سے ۳ اپریل ۵۸ء کے بعد روزانہ کاروباری اوقات کے اندر بحساب دس روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں (خریدا ہوا فارم واپس نہیں لیا جائے گا)

یہ ٹنڈر مجھے ۳۰ اپریل کے دس بجے صبح سے قبل پہنچ جانے چاہئیں۔ آمدہ ٹنڈر اسی روز گیارہ بجے جناب ڈویژنل اکاؤنٹ آفیسر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے دفتر میں کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر پیش کرنے والے ٹھیکیداران کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے ٹنڈر کے ساتھ اپنی مالی حالت اور تجربہ و قابلیت وغیرہ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کا سرٹیفکیٹ بھی شامل کریں۔ جن ٹھیکیداران کی مالیت بیس ہزار روپیہ سے کم ہو انہیں ٹنڈر پیش کرنے کی ضرورت نہیں

مجھے یہ حق حاصل ہے کہ کوئی خاص ٹنڈر یا سارے کے سارے ٹنڈر بغیر وجوہات تحریر کرنے کے رد کر دوں۔ نیز میرے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ کوئی کم سے کم ٹنڈر ضرور منظور کر دوں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ، این ڈبلیو آر۔ راولپنڈی)

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی سرحد ہے اور اس کے نصف مغربی حصے پر شروع سے پاکستان کا قبضہ رہا ہے۔ لیکن اب بھارت تمام دریا پر اپنا قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا ہے

پاکستانی وزارت خارجہ کے قائم مقام سیکرٹری مسٹر اقبال اظہر علی نے کل بھارتی ہائی کمشنر متعینہ کراچی مسٹر ڈیسائی کو اپنے دفتر میں طلب کر کے ان سے کہا کہ پاکستان دریائے سرمائی کی ملکیت کا معاملہ پر امن طور پر طے کرنے کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر بھارت نے اس سلسلے میں طاقت استعمال کی تو پاکستان بھی اس کا جواب طاقت سے دے گا۔